مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی شہادت

۱۸ جنوری کو لاہور میں سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکزی رہنماء مولانا ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق کو سیشن کورٹ میں ایک مقدمہ میں پیش کرنے کے لئے لایا گیا۔ جونہی وہ پولیس گاڑی سے باہر نکلے، کارکنوں نے ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں اور خیر مقدمی نعرے لگائے۔ اسی دوران بم کا خوفناک دھماکہ ہوا، جس کے نتیجے میں مولانا ضیاء الرحمن فاروقی سمیت تقریباً تیس افراد جاں بحق ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جاں بحق ہونے والوں میں پولیس کی خاصی تعداد ہے۔ پولیس کے مطابق اس نے اس سانحہ کا ملزم گرفتار کر لیا ہے۔ جس کا نام "محرم علی" ہے اور اخبارات میں اس کی تصاویر بھی شائع ہوچکی ہیں۔ پولیس ہی کے موقف کے مطابق محرم علی پہلے بھی دہشت گردی کے ایک مقدمہ میں ملوث ہے اور آج کل ضمانت پر تھا۔ محرم علی نے ریموٹ کنٹرول سے بم دھماکہ کیا اور پولیس نے وہ ریموٹ اس سے برآمد کر لیا ہے۔

۱۷ جنوری کے اخبارات میں ایرانی حکومت کی طرف سے پاکستان میں شیعہ مکتب فکر پر مظالم کے حوالے سے ایک دھمکی آمیز بیان شائع ہوا تو اس کے جواب میں مولانا ضیاء الرحمن اور مولانا محمد اعظم طارق نے جیل سے مشترکہ بیان جاری کیا جو ان کی شہادت کے روز ۱۸ جنوری کے اخبارات میں شائع ہوا۔

(۱) مولانا ضیاء الرحمن اور مولانا محمد اعظم طارق گزشتہ کئی ماہ سے مسلسل اس خدشے کا اظہار کر رہے تھے کہ ہمیں قتل کرنے کی سازش ہورہی ہے۔

(۲) سیشن جج لاہور نے ۱۰ بجے صبح مطلع کیا کہ آج سماعت نہیں ہوگی اور مولانا فاروقی اور مولانا اعظم طارق کو عدالت میں لانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے باوجود انہیں عدالت میں لایا گیا۔ اور بارہ بجے دوپہر یہ سانحہ پیش آگیا۔

ان سوالات کا اب تک کوئی معقول جواب نہیں دیا گیا کہ جب عدالت نے سماعت ملتوی کردی تھی تو مولانا کو کورٹ میں کیوں لایا گیا؟ اور مولانا کی طرف سے مبینہ دہشت گردی کے خدشات کے اظہار کے باوجود ان کے لئے حفاظتی انتظامات کو سخت کیوں نہ کیا گیا؟ اس حادثہ کے نتیجہ میں پورے ملک میں عدم تحفظ کی فضاء قائم ہوئی ہے اور یہ بات طے ہے کہ اب پاکستان میں کوئی بھی شخص محفوظ نہیں۔ حکومت نے اس حادثہ کے بعد فیصلہ کیا کہ آئندہ ایسے مقدمات کی سماعت جیل میں ہی ہوگی۔ اے کاش! حکومت یہ فیصلہ اس حادثہ سے پہلے کرتی۔

سپاہ صحابہ پاکستان کے بانی مولانا حقنواز، مولانا ایثار القاسمی اور دیگر علماء کارکنوں اور دوسرے درجہ کی قیادت کے بہت سے افراد گزشتہ پانچ برسوں میں مبینہ دہشت گردی کا نشانہ بنے اور شہید کر دیئے گئے۔ جس کا ردعمل یقیناً اچھا نہیں ہوگا۔

ہم انہی صفحات میں بار بار لکھ چکے ہیں کہ ہمسایہ ملک ایران پاکستان میں شیعہ فرقہ کی ہر حوالے سے بھرپور مدد کر رہا ہے۔ ایران اپنا انقلاب پاکستان میں برپا کرنا چاہتا ہے۔ خانہ فرہنگ ایران کی سرگرمیاں خطرناک اور قابل تشویش ہیں۔ ایران پاکستان میں مذہب کے نام پر کھل کر مداخلت کر رہا ہے اور حکومت اس کا کوئی سدباب نہیں کر رہی۔ فرقہ ورانہ فسادات اس کا منطقی نتیجہ ہیں۔

اب انتخابات کے نتیجہ میں جو بھی حکومت برسر اقتدار آئے گی اسے ترجیحی بنیادوں پر پاکستان میں ایران کی فرقہ ورانہ مداخلت کو روکنا ہوگا۔ ورنہ یہ آگ بجھنے کی نہیں اور بھڑکے گی اور اسکے شعلوں سے خود حکمران بھی نہیں بچ سکیں گے۔